بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ذوالحج ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | جمعرات یکم جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ ۱۷ امان ۱۳۶۲ ہش ۱۷ مارچ ۱۹۸۳ء | نمبر ۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۱۶ امان / مارچ ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت متلی ، پیٹ درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین ؛

- میں تقریباً دو ہفتے سے ٹانگوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہوں ۔ چل پھر بھی نہیں سکتا مسجد میں نماز کیلئے جانے سے بھی محروم ہوں ۔ کمر ، ٹانگوں اور پنڈلیوں میں شدید درد ہے ۔ احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماوے ۔ آمین ثم آمین (محمد ابراہیم شاد سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

- میرے ایک غیر از جماعت معزز دوست جو ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں ۔ گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہیں ۔ دوستوں سے خصوصی دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیاں دور فرماتے ہوئے ان کو پرسکون زندگی نصیب کرے اور انکے بچوں کا مستقبل خوشگوار کرے ۔ آمین
(ملک عبدالوحید سلیم سیکرٹری ضیافت وسیکرٹری رشتہ ناطہ حلقہ سمن آباد ۔ لاہور)

- خاکسار کے بھائی حبیب الرحمٰن ساجد صاحب چند دنوں سے گردے کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز بھائی صاحب اسی ماہ بیرونِ ملک جا رہے ہیں ان کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے ۔
(محمد افضل ۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

تبرکات از کشتی نوح

حقیقی نجات وہ ہے جو اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے

نجات یافتہ وہ ہے جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے اور مخلوق کے درمیان شفیع ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود اپنی کتاب کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں :۔

" اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو ۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے ۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے ۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا نوعِ انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں ۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کیساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو ۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے ۔ نجات یافتہ کون ہے ؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے ۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے ۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے "

(کشتی نوح صفحہ ۲۰ - ۲۱)

گیمبیا میں احمدیوں کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ ہے

مجالسِ مذاکرہ کا انعقاد ○ دو افراد کی بیعت

قرآن مجید کے پہلے پارے کی اشاعت

آج سے تقریباً ۲۴ سال قبل گیمبیا میں پہلا احمدی ہوا ۔ اب یہاں جماعت کی تعداد دو ہزار کے قریب ہے ۔ اس ملک کو یہ سعادت نصیب ہوئی تھی کہ اس کے گورنر جنرل مسٹر منگھائے نے تبرکاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کے لئے درخواست کی ۔ اب یہاں ایک لاکھ روپیہ کے مصرف سے ایک شاندار مسجد تعمیر ہو چکی ہے ۔

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری اطلاع دیتے ہیں کہ کاعور میں احمدیہ میڈیکل سنٹر قائم ہے ۔ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب یہاں کام کر رہے ہیں ۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بعض تعلیم یافتہ دوستوں کو دعوت دی ان کے سامنے ایک گھنٹہ تک احمدیت کے بارہ میں معلومات پیش کی گئیں ۔ حاضرین نے اس قسم کی مجالس کے بڑے پیمانہ پر انعقاد کی خواہش کا اظہار کیا ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد کے بعد مقامی احباب مالی قربانی میں قدم آگے بڑھا رہے ہیں ۔ یہاں قرآن مجید قریباً اسی روپے کو ملتا ہے ۔ بچوں کی سہولت اور ضرورت کے پیش نظر پہلا پارہ ایک ہزار کی تعداد میں شائع کروایا ۔

مجلس انصار اللہ نے ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے ۔ دو نئے افراد جماعت میں داخل ہوئے ان میں سے ایک عیسائی ٹیچر ہے جو گھانا کا باشندہ ہے اور دوسرا ڈوٹا بولو (DOTO BOLO) کا رہنے والا دوست ہے ۔ مزید کچھ دوست جماعت میں دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں ۔ احباب ان کی ہدایت کے لئے دعا فرما دیں ۔ (موصولہ : وکالت تبشیر)

حضور ایدہ اللہ کی بابرکت مصروفیات

۱۲ - ۱۳ - ۱۴ مارچ

ہمارے محبوب اور پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دن رات اہم خدمات دینیہ میں مصروف ہیں ۔ اور غلبہ اسلام کی عظیم اور تاریخی مہم کی قیادت کرتے ہوئے ہمہ تن مصروف عمل ہیں ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبردست قوتِ کار کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ۔ مورخہ ۱۲ تا ۱۴ مارچ کے تین دنوں میں حضور ایدہ اللہ نے دو ہزار پینتیس خطوط کے جوابات دیئے ۔ ان میں اہم جماعتی امور پر ہدایات مختلف احکامات ، دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے منصوبوں پر اہم فیصلے ، احباب جماعت کے ذاتی مسائل مختلف دکھ درد دور ہونے کیلئے دعاؤں اور دواؤں کی التجا غرضیکہ سینکڑوں موضوعات شامل ہیں ۔ ان میں سے ۲۴۷ خطوط حضور نے اپنے دستخط سے روانہ فرمائے جبکہ باقی خطوط کے جوابات دینے کی ہدایت حضور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فرمائی چنانچہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ۱،۷۸۸ خطوط کے جوابات حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کیمطابق دیئے ۔ ان تین دنوں میں حضور کی خدمت میں ۱،۸۸۵ خطوط موصول ہوئے جن میں سے ۲۹۷ خطوط بیرونِ پاکستان سے اور ۹۳ خطوط مختلف جماعتی اداروں کی طرف سے آئے ۔

حضور ایدہ اللہ نے ان دنوں میں کل ۱۱۷ احباب سے ملاقات کی ان میں دس احباب اپنے کنبوں سمیت آئے تھے ۔ جاپان سے آئے ہوئے ایک جاپانی دوست نے بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ۔ مورخہ ۱۱/۳/۸۳ کو جمعہ کی نماز حضور ایدہ اللہ نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور ۱۲ مارچ کو شام تین بجے نویں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے ۔ حضور روزانہ تمام نمازیں مسجد مبارک میں پڑھاتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت وتندرستی والی طویل زندگی سے نوازے اور اپنی معجزانہ تائیدات سے ہر لمحہ نوازتا رہے ۔ آمین ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت : ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نمبر

صفحات ۱۱۲ تا ۱۱۴

ادارہ الفضل نے مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۳ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک خصوصی نمبر شائع کیا ہے جو تصاویر کے صفحات کو شامل کرکے جو ۱۰۸ صفحات پر محیط ہے جگہ کی تنگی کی وجہ سے بعض ضروری مضامین شاملِ اشاعت ہونے سے رہ گئے ہیں یہ تمام مضامین اب باری باری شائع کئے جا رہے ہیں۔ قارئین کی سہولت کیلئے ایسے مضامین کے اوپر "بسلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نمبر" اور اس کے تسلسل میں صفحات کے نمبر دیئے جائیں گے تاکہ جو قارئین ان مضامین کو اکٹھا کرنا چاہیں ان کو سہولت رہے

پریس کانفرنس

۲۵ اگست ۱۹۷۳ء زیورخ (سوئٹزرلینڈ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ ۱۹۷۳ء کے دوران ۲۵ اگست کو (زیورخ) سوئٹزرلینڈ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس پریس کانفرنس کی روداد سوال وجواب کی شکل میں ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

س:۔ کیا میں آپ کی عمر پوچھ سکتا ہوں؟

ج:۔ تریسٹھ سال

س:۔ یورپ میں اور باقی دنیا میں احمدیوں کی تعداد کتنی ہے۔؟

ج:۔ ہم نے کبھی اپنی مردم شماری نہیں کرائی میرا خیال ہے کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں کی تعداد قریباً ایک کروڑ ہے

س:۔ ان میں سے سوئٹزرلینڈ میں کتنے ہیں؟

ج:۔ میرا خیال ہے ایک درجن کے قریب (جب سے میں یہاں تعینات ہوا ہوں جن لوگوں نے احمدیت قبول کی ہے میرا خیال ہے ان کی تعداد ۲۸۶ ہے۔ باجرہ)

س:۔ یورپ میں قائم شدہ مشنوں کی اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

ج:۔ سوال اصل میں یہ ہونا چاہیئے کہ "دنیا بھر میں" کیا مقاصد ہیں۔ ہم یورپ اور دنیا کے دیگر علاقوں میں اپنے مقاصد میں کوئی تفریق نہیں کرتے ہر جگہ ہمارا مقصد ایک ہی ہے اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسان کو یہ سکھانے کی کوشش کی جائے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کریں۔ یہ وہ مقصد ہے جو اسلام چاہتا ہے۔

س:۔ کیا یہ کوئی خاص تعلیم ہے؟

ج:۔ یہ وہ تعلیم ہے جو انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ یہ اسکی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔

س:۔ کیا آپ کے مقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ جتنی تعداد میں بھی ممکن ہو سکے یورپ میں عیسائیوں کو مسلمان کیا جائے۔

ج:۔ اصل سوال تو یہ ہے کہ اب یورپ میں عیسائی باقی کتنے رہ گئے ہیں۔

س:۔ آپ نئی مسجد کب بنا رہے ہیں؟

ج:۔ اس کا کوئی منصوبہ پہلے سے نہیں بنایا جاتا۔ جہاں ہم یہ سوچتے ہیں کہ یہاں پر مسجد بنائی جائے یا مشن ہاؤس بغیر مسجد کے بنایا جائے ہم وہاں پر مشن ہاؤس شروع کر دیتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی مسجد کا اس قسم کی مسجد ہی ہونا ضروری نہیں اینٹ گارے کی مسجد کا ہونا بھی ایک مسلمان کے لئے لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ساری زمین ان کے لئے اور ان کے پیروکاروں کے لئے مسجد بنا دی ہے۔ ہمیں عبادت کرنے کے لئے اس قسم کی بنی ہوئی مسجد کی ضرورت نہیں۔ ہم دن میں پانچ دفعہ نماز کے وقت پر کسی بھی جگہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ کسی کمرے کے اندر، کسی باغ میں، سڑک کے کنارے، کسی کنوئیں کے قریب، کیونکہ ہمیں ایک خاص طریقے سے منہ ہاتھ دھونے کے لئے پانی چاہیئے۔

س:۔ آپ نئے مشن کہاں کہاں کھول رہے ہیں؟

ج:۔ جہاں بھی ہم سوچتے ہیں کہ ضرورت ہے وہاں ہم ضرور کھولتے ہیں۔ کیونکہ ہم ایک غریب اور مختصر سی جماعت ہیں۔ ہم آہستہ آہستہ اور بتدریج اپنا کام کر رہے ہیں۔ ہم یقیناً جرمنی سوئٹزرلینڈ اور یورپ کے دیگر ممالک میں مشن کھولیں گے ہم تو اس صورت حال کے لئے بھی پوری طرح تیار ہیں کہ اگر ہم دیکھیں گے کہ یورپ میں بسنے والی کوئی قوم ہم سے مزید مشن کھولنے کا تقاضا کرتی ہے تو ہم راتوں رات ایک ہزار مشنری وہاں بھیج دیں۔ لیکن اس کا انحصار اس صورت حال پر ہے جو وہاں کسی وقت پیدا ہو۔

س:۔ کیا آپ روس میں بھی کام کرنیکی کوشش کریں گے؟

ج:۔ بعض کمیونسٹ ممالک میں بھی ہماری جماعتیں موجود ہیں۔ احمدیہ مشن اور احمدیہ جماعت میں فرق ہے۔ بعض کمیونسٹ ممالک میں ہمارے احمدی موجود ہیں لیکن روس میں نہیں ویسے میرے لئے ایک بڑا دلچسپ سوال ہے۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ روس میں بھی احمدیت پھیلے گی۔ اور انہوں نے ایک خواب میں دیکھا کہ روس میں احمدی ریت کے ذروں کی طرح ہیں۔ یعنی ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ ان کو گننے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکے گا۔ وہ دن بھی آئے گا۔ اور ساری دنیا اسی مرحلے کی طرف جا رہی ہے۔ کمیونزم نے ابتدا میں یہ دعویٰ کیا کہ یہ غریبوں کی بہتری کی ایک تحریک ہے۔ اور نعرہ یہ لگایا کہ "دنیا بھر کے محنت کشو! متحد ہو جاؤ!" یہ ایک نعرہ تھا اور تھوڑے ہی عرصے میں ہم نے دیکھا کہ وہ محنت کش جو اس کی تائید میں تھے آج اس کی کارروائیوں اور پالیسیوں کی وجہ سے اس سے خوف زدہ ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انکی آرزوئیں پوری نہیں ہوئیں۔ اب ایک اور قوت ابھر کر سامنے آ رہی ہے اور یہ ہے سوشلسٹ چین۔ میرے خیال میں چینی انقلاب، کمیونسٹ انقلاب نہیں ہے۔ میں نے اس کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ کمیونسٹ انقلاب نہیں ہے۔ یہ سوشلسٹ انقلاب ہے جو کمیونسٹ انقلاب سے مختلف ہے

س:۔ کیا آپ نے کوئی مشنری روس بھیجے جنکو باہر نکال دیا گیا؟

ج:۔ ہاں ہم نے مشنری بھیجے تھے جنکو نکال دیا گیا۔ جیسا کہ ۱۹۲۴ء میں ہوا۔ یعنی قریباً ۵۰ سال قبل۔ انہوں نے ہمارے مشنریوں کو کیوں باہر نکالا۔ وہ یقیناً ہم سے خوفزدہ تھے۔ اگر وہ ہم سے خوفزدہ نہ ہوتے تو ہمیں باہر نہ نکالتے۔

س:۔ آپ یوگوسلاویہ کی صورتِ حال کے بارے میں کیا کہتے ہیں جہاں پر گورنمنٹ اس کوشش میں ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کی مذہبی جماعتوں سے کسی قسم کا سمجھوتہ کرے۔ کیا اس سے آپکو اس علاقے میں اپنی سرگرمیاں شروع کرنے میں مدد ملے گی؟

ج:۔ ہم یہ دیکھیں گے کہ وہ کچھ مذہبی آزادی دیتے ہیں یا نہیں۔ یوگوسلاویہ میں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ اگر کوئی ایسی تبدیلی آئی ہے جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں تو وہ یقیناً ہمارے لئے فائدہ مند ہوگی۔

س:۔ کیا آپ کے پاس کوئی واضح پروگرام ہے (کہ مزید مشنری بھیجے جائیں، مشن قائم کئے جائیں یا مسجد بنائی جائے؟)

ج:۔ ابھی ہم نے وہاں پر مشنری بھیجنے کا پروگرام نہیں بنایا۔ میرے خیال میں ابھی ہمیں ایسا کرنیکے لئے کچھ اور انتظار کرنا پڑے گا۔

س:۔ آپ کے تبلیغی کام کے لئے روپیہ کہاں سے آتا ہے؟

ج:۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری جماعت کی سرگرمیوں کے لئے جماعت کے اراکین روپیہ فراہم کرتے ہیں۔

س:۔ آپ نے کہا ہے کہ آپ ایک غریب جماعت ہیں اور آپ نے اتنی شاندار مسجد بنائی ہے آپکی یہ بات تو اس صورتِ حال سے مطابقت نہیں رکھتی

ج:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری رقم کی قوت خرید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی اور کی رقم کی قوت خرید سے زیادہ ہے۔

س:۔ کیا اس بات کا یہی جواب ہے؟

ج:۔ یہی جواب ہے۔ میں یہ بات پوری سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں۔ اب میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں۔ پاکستان میں ہماری حکومت نے بڑے بڑے تعلیمی ادارے تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا اور انہوں نے ہر عمارت پر ایک کروڑ سے زائد روپیہ خرچ کیا۔ اس وقت کے وزیر تعلیم میرے دوست تھے۔ ہمارے خلاف یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا تھا کہ ہمیں حکومت تعلیم کے لئے بلڈنگز بنانے کیلئے بھاری گرانٹ دے رہی ہے۔ ایک روز میں نے اپنے اس وزیر تعلیم دوست سے کہا کہ ہمیں یہ منصوبہ دیدو اور جو رقم تم نے خرچ کرنی ہے اس کا صرف ۱/۴ ہمیں دیدو۔ ہماری رقم دوسرے لوگوں کی رقم کی نسبت زیادہ چیزیں خریدے گی۔ یہ ایک حقیقت ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ بات سمجھنی آپ کیلئے بڑی مشکل ہوگی۔ اس حقیقت کا میں انکار نہیں کر سکتا۔ یہ میرے تجربے کا ایک حصہ ہے۔ یہ میری ذات کا ایک حصہ ہے۔ ہم نے یہ بات اپنے سامنے ہوتے دیکھی ہے۔ جب پارٹیشن کے بعد ہم اپنے مرکز قادیان میں سب کچھ چھوڑ آئے اور ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا اور ہم ایک نئے کالج کی عمارت بنانا چاہتے تھے۔ قادیان میں ہمارے پاس ایک بہترین کالج تھا۔ اس وقت امام جماعت احمدیہ نے تین روپے (ایک فرانک) فی مربع فٹ مسقف رقبہ کے حساب سے مجھے رقم دی اور بلڈنگ بن گئی۔ یہ کس طرح ہوا؟ یہ میں نہیں جانتا۔ اور آپ سمجھ نہیں سکتے۔ یہ میرے لئے حیران کن بات تھی۔ اور دوسروں کے نزدیک تو ناممکن تھی۔

س:۔ میرا مقصد تو یہ ہے اس جماعت کو کون رقم مہیا کرتا ہے (زیورچ کی جماعت کو)

ج:۔ ہمارے نزدیک "یورپ کی جماعت" یا "زیورچ کی جماعت" کی کوئی تخصیص ان معنوں میں نہیں۔ ایک ہی جماعت ہے جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ جو جماعت ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے وہ جماعت کے عام منصوبوں کے لئے رقم مہیا کرتی ہے۔

س:۔ میں اپنی بات مختصر کرتا ہوں۔ پاکستان سے آمدہ رقم یہاں سوئٹزرلینڈ میں خرچ ہوتی ہے؟

ج:۔ ہاں! اس مسجد کی تعمیر پر خرچ ہونیوالی رقم پاکستان سے آئی تھی۔ مگر اب حالات بدل گئے ہیں ہمیں زرِ مبادلہ حاصل کرنے میں بہت مشکلات درپیش ہیں۔ ایک پاکستانی کی حیثیت سے ان دشواریوں کا احساس کرتے ہوئے اب ہم زرِ مبادلہ کیلئے درخواست نہیں کرتے۔ لیکن ہمارے اور بھی ذرائع ہیں۔ مثال کے طور پر میں نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا دورہ کیا وہاں کے حالات کا میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ وہاں کے لوگوں سے باتیں کیں ان سے مشورہ کیا اور تب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ راہنمائی کے نتیجے میں میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ہمیں اپنی سرگرمیاں بڑھانی چاہئیں۔ وہاں ڈسپنسریاں، ہسپتال اور نئے ہائر سیکنڈری سکول کھولنے چاہئیں۔ مغربی افریقہ کے بعد میں لندن آیا۔ لندن میں ہماری عجیب جماعت قائم ہے۔ میں نے ان سے اس منصوبے کیلئے رقم کی اپیل کی اور اس غریب جماعت نے (میں اسے اب بھی غریب کہوں گا) لندن سے ۵۰ ہزار پاؤنڈ مہیا کر دیئے۔ اور دو سال کے اندر اندر ۱۶ نئے ہسپتال چار مغربی افریقی ملکوں میں کھل گئے۔ ان میں غانا، نائیجیریا، سیرالیون اور گیمبیا شامل ہیں۔ اور تقریباً اسی تعداد میں سکول بھی وہاں کھل گئے۔ اب میں اپنے اس جواب کی طرف واپس آتا ہوں جس کو سمجھنا دوسروں کے لئے مشکل ہے۔ ہم نے ان میں سے ہر ایک کلینک کو ۵۰۰ پاؤنڈ دیئے اس کے ساتھ ہوائی جہاز کا ٹکٹ دیا۔ آخر ایک فزیشن یا سرجن کو پاکستان سے مغربی افریقہ بھجوانے پر بھی خرچ آتا۔ مگر کلینک کو مغربی افریقہ میں چلانے کیلئے ابتداء میں صرف ۵۰۰ پاؤنڈ دیئے گئے۔ صرف ۵۰۰ پاؤنڈ! جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ہم اس سے زائد دے ہی نہیں سکتے تھے۔ غانا میں ہمارے ایک کلینک نے، جو صرف ۵۰۰ پاؤنڈ سے شروع کیا گیا تھا صرف ڈیڑھ سال کے بعد، کلینک کے تمام اخراجات نکال کے خالص بچت ۳۰,۰۰۰ پاؤنڈ دکھائی ہے یہ رقم دوبارہ اسی کلینک پر لگا دی گئی اور اب ہسپتال کی نئی خوبصورت بلڈنگ اختتام کیلئے تیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس کی سمجھ نہیں آتی اور آپ کو بھی یہ بات سمجھنی مشکل ہے۔ ہمیں تو انتہائی حیرت ہوتی ہے۔

۱۶ ہسپتال کھولنے کے منصوبے پر ہم نے ۳۰ لاکھ روپیہ لگایا۔ (یہ تین ماہ پرانے اعداد و شمار ہیں) جس کا مطلب ہے دس لاکھ فرانک اور انگلینڈ کی جماعت نے جو رقم اکٹھی کی وہ ۵۰ ہزار پاؤنڈ تھی۔ جس میں سے ہم نے ۳۵ ہزار پاؤنڈ (یورپ کے حساب میں سے) خرچ کئے۔ اور بنک میں باقی کیا بچا؟ آپ کا کیا خیال ہے؟ ۴۵,۰۰۰ پاؤنڈ ابھی تک باقی ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہاں صرف ۱۵ ہزار پاؤنڈ ہوتے۔

ہمیں رقم سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم انسانیت کی خدمت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور ہم یہ کر رہے ہیں۔

س:۔ کیا اسلام میں فرقہ بازی کی اجازت ہے؟

ج:۔ میرے علم کے مطابق نہیں۔ ایک پہلو سے اسلام میں دو متوازی تحریکات جاری رہتی ہیں۔ ایک وہ ہے جس کا تعلق صرف زبانی عقائد تصورات اور وابستگی وغیرہ سے ہے۔ لیکن یہ حقیقی اسلام نہیں ہے کیونکہ اسلام کی بنیاد اپنے خالق سے زندہ تعلق قائم کرنے پر ہے۔ محض وابستگی اور چیز ہے کیونکہ اس میں ہر رکن کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ منافع میں اپنا حصہ بٹور کر علیحدہ بھی ہو سکتا ہے۔ اسلام میں کئی مکاتب فکر کی تحریکات چلتی رہتی ہیں اور اس کے نتیجے میں معصوم اور سادہ اور مذہب کے نقطہ نظر سے بڑے علمی قسم کے لوگ ہر عہد میں ہر صدی میں، انسانی زندگی ہر دور میں اور عملاً ہر اس ملک میں جہاں مسلمان بستے ہیں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح سے نہایت اچھے اعلیٰ اور نیک اور عاجز بندوں کو قرآنی اسرار سے آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ دنیا کے مختلف ممالک میں پیدا ہونیوالے ان تازہ مسائل کے حل سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ قرآن وہی ہے مگر اس کے نئے معنی نکل آتے ہیں۔ اور نئی تعلیمات پرانے خیالات کو ڈھانک لیتی ہیں اور میرے نزدیک اسلام میں یہی حقیقی تحریک ہے۔ اس لئے اگر یہ درست ہے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ دنیا بھر میں ان معنوں میں اسلام میں صرف ایک تحریک ہو گی۔ یا مختلف ممالک میں مگر مختلف وقتوں میں علیحدہ علیحدہ تحریکات ہوں گی۔ چنانچہ اس زمانے میں ایک شخص جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کہا، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم ترین روحانی فرزند تھا آ گیا ہے۔ اور اس کے بعد سے اب اسلام میں حقیقی طور پر ایک ہی تحریک ہے۔ جو جاری ہے ہمارے علاوہ اور بھی مسلمان ہیں اور ہم سب دوست ہیں۔ لیکن جو نتائج اس چھوٹی سی غریب جماعت کے ذریعے سامنے آ رہے ہیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تیجر اور جدوجہد کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قوت کا منبع (اگر آپ اس بارے میں حقیقت اور اس کی تفاصیل جانتے ہیں) کہیں اور واقع ہے۔ ہمارے اپنے اندر نہیں ہے۔ اس حقیقت کا ادراک ہی ہمارے عاجز بندے ہونے کا وسیلہ ہے۔

اگر میں، فرض کریں کہ ایک گھنٹہ صرف کرتا ہوں اور نتیجہ اس کا وہ نکلتا ہے کہ جو بیس آدمی یا سو آدمی سارا ماہ کام کرتے رہیں تو نہیں نکلتا تو اس کا مطلب یہی ہے کہ کامیابی کا منبع، جس نے یہ نتائج پیدا کئے، میری کوشش اور جدوجہد نہیں ہے ہمیں اس کا احساس ہے۔ اور ہم بڑی عاجزی سے اس کا اقرار کرتے ہیں۔

انسانوں کے ساتھ ایک بات لازمی ہے۔ یہ بات میں نے شروع میں بھی کہی تھی انسانوں کو یہ جاننا چاہئیے کہ اپنے ساتھی انسانوں سے کس طرح پیار کیا جائے۔ یہ لازمی ہے۔ اس کے برعکس عمل تباہی کی طرف لیجانیوالا ہے۔ اگر آپ تباہی کے اس راستہ کو نہیں چھوڑ دیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انسان اپنے ہاتھوں خود اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہر فرد واحد دوسرے سے مختلف ہے۔ میں آپ سے مختلف ہوں۔ لیکن اس انفرادیت کے باوجود ہم میں بنیادی طور پر بعض باتیں مشترک ہیں لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم میں کیا کیا باتیں مشترک ہیں اور ان باتوں کی طرف چل پڑتے ہیں جن میں ہم ایکدوسرے سے مختلف ہیں۔ یہ بڑی حیران کن بات ہے۔ میرے نزدیک آج سب سے بنیادی سوال دنیا کے مسائل حل کرنے کیلئے یہ ہے کہ فرد کی ضرورت اور احتیاج کی تعریف کی جائے۔ ہمارے مقاصد کیا ہیں۔ ہماری ضرورت اور طلب کیا؟

مثال کے طور پر یہی اصول لیتے ہیں کہ "ہر شخص سے اسکی صلاحیت کے مطابق کام لینا اور ہر شخص کو اسکی ضرورت کے مطابق دینا"

اس کے مقابل پر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہر شخص کا ایک بنیادی حق ہے اور وہ حق یہ ہے کہ اس کے خالق و مالک کی طرف سے اسے جو صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی گئی ہیں ان کی کامل نشوونما ہونی چاہئیے۔ اور اس کی صلاحیتوں کی کامل نشوونما کیلئے جو بھی ضروری عوامل ہیں وہ اس فرد کو مہیا ہونے چاہئیں۔ یہ ہے اصل تعریف انسان کی ضروریات کی۔ آپ میں بعض صلاحیتیں ہو سکتی ہیں جن کے آپ مالک ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ان صلاحیتوں کی بہترین نشوونما ہونی چاہئیے۔ خدا نے ہر فرد کو پیدا کیا، اس کی تمام صلاحیتیں پیدا کیں، اور دنیا کی تمام طاقتیں پیدا کیں اور اس کائنات کو پیدا کیا، اسلام یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر صلاحیت کی کامل نشوونما کا انتظام ہر فرد کو میسر ہونا چاہئیے۔ یہ آج کے انسان کا بنیادی مسئلہ ہے اور میرا یہ یقین ہے کہ اس کا حل اسلامی تعلیم میں مضمر ہے۔ میں اس کو زور دے کر کہتا ہوں۔ میں اپنے بھائیوں سے بے پناہ محبت اور پیار رکھتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ یہ بنیادی مسئلہ ہے

آئیے اب ہم اس کی تفاصیل میں جاتے ہیں یہ تو ابھی ابتداء ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ حالیہ تاریخ میں یعنی اٹھارویں صدی کے شروع میں انسان کی زندگی میں بڑی بنیادی تبدیلیاں آئی ہیں۔ پہلے سرمایہ دارانہ انقلاب آیا۔ اس کے نتیجے میں اس دور میں انسان کی زندگی میں انقلابی تبدیلیاں آئیں۔ اب ہمارے پاس پریس ہے۔ نئے ذرائع ابلاغ ہیں، بھاپ سے چلنے والے جہاز، ہوائی جہاز، ٹیلیفون، تار کا نظام ہے۔ پھر ہم نے نسبتاً چھوٹے انقلابات دیکھے جو کہ اس سرمایہ دارانہ نظام کا ایک حصہ تھے۔ مثلاً "صنعتی انقلاب"۔ جب انسان نے صنعت کو ترقی دی۔ یہ انگلینڈ اور دوسرے یورپی ممالک میں رونما ہوا۔ چنانچہ سرمایہ دارانہ نظام اپنی ابتدا میں ایک عظیم انقلاب کی صورت رکھتا تھا۔ اس سرمایہ داری کے انقلاب نے انسان کی مادی ترقی پر بہت زور دیا۔ پھر جب یہ نظام ناکام ہو گیا تو ایک اور عظیم انقلاب رونما ہوا۔ اور یہ تھا روس کا کمیونسٹ انقلاب۔ اس نے انسان کی ذہنی ترقی پر زیادہ زور دیا، بہ نسبت مادی ترقی کے، کیونکہ وہ مادی ترقی پہلے ہی رونما ہو چکی تھی۔ اس میں بہت سے اور عوامل بھی تھے۔

اب میں اس صورت حال میں ایک نیا نظریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہر انقلاب کو اپنی کامیابی کے لئے بعض سیدھی سادھی ارتقائی منازل سے گذرنا پڑتا ہے تاکہ رکاوٹوں کو دور کیا جا سکے۔ ایکدفعہ میں اس نقطے پر بات کر رہا تھا اور میں نے مخاطب کو ایک مثال دی جو کہ وہ جانتا تھا اور جسمیں اسے دلچسپی تھی۔ میں نے کہا یوگوسلاویہ میں پہلا آئین ملک میں انقلاب کے ذریعے لایا گیا۔ یہ ایک ایسا انقلاب تھا جس نے آئین میں جو تبدیلیاں کیں وہ ارتقائی تبدیلیوں کے نتیجہ میں عمل میں آئی تھیں۔ یہ کوئی اچانک آجانے والا انقلاب نہیں تھا۔ چنانچہ کسی بڑے انقلاب کے لئے بنیادی سچائی یہ ہے کہ اس میں بعض درست قسم کے ارتقائی مراحل ہوں جسمیں سے یہ گذرے اور پھر کامیابی حاصل کرے بدقسمتی سے روس کے کمیونسٹ انقلاب نے موقعہ کھو دیا۔ انہوں نے اپنا راستہ بدل لیا۔ اور جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کہ نعرہ تو یہ تھا کہ کمیونسٹ تحریک دنیا بھر کے غریبوں کی بہتری کیلئے۔ مگر اب صورت یہ ہے کہ پچاس فیصد سے زائد غریب ان سے ڈرتے ہیں ان کی پالیسیوں سے خوفزدہ ہیں۔

اس کے بعد ایک اور انقلاب آیا۔ یہ چین کا سوشلسٹ انقلاب تھا۔ یہ ابھی اپنی ابتداء میں ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کونسا راستہ اختیار کرے گا۔ ہم کوئی پیشگوئی نہیں کر سکتے۔ اگر اس نے وہ ارتقائی تبدیلیاں اختیار کرلیں جو اس کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں تو یہ کامیاب رہے گا۔ بصورت دیگر یہ بھی اسی طرح ناکام ہو جائے گا جس طرح پہلے دو انقلاب ناکام ہوئے ہیں۔

چوتھا انقلاب ابھی شروع ہی ہوا ہے۔ اور یہ اسلامی انقلاب ہے۔ یہ بھی اس بچے کی طرح ہے جو پنگھوڑے میں پڑا ہو۔ لیکن اس کا وجود ضرور ہے۔ انقلاب اپنی نوعیت کے اعتبار سے آچکا ہے۔ اور اب اس کے ارتقائی مراحل شروع ہو چکے ہیں۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو یہ انقلاب نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی ابتداء اس طرح سے ہوئی ہے کہ پہلے ارتقائی مراحل شروع کئے گئے ہیں۔ اور میرا یقین ہے کہ ایک سو سال کے اندر اندر یہ چوتھا عظیم ترین انقلاب اپنے عروج کو پہنچ جائے گا۔ اور جب یہ عظیم ترین انقلاب کامیاب ہوگا اس وقت ہر فرد واحد کو وہ سب کچھ میسر آجائے گا جو اس کی صلاحیتوں کی ترقی اور نشو نما کے لئے ضروری ہوگا۔

س:۔ میں ایک سیاسی سوال پوچھنا چاہتا ہوں آپ کے پاکستانی حکومت کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں؟ کیا آپ کی حکومت آپ کی حمایت کرتی ہے؟ یا کیا وہ آپ کی مخالفت کرتے ہیں؟ آپ کے تعلقات حکومت بھارت سے کیسے ہیں؟

ج:۔ ایک مذہبی تنظیم ہونیکی حیثیت سے یہ سوال ان تفاصیل کے ساتھ پیدا ہی نہیں ہوتا یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم ہر حکومت کے ساتھ اچھے شہریوں کی طرح رہیں۔ یہ ہمارا بنیادی عقیدہ ہے اس لئے جو احمدی سوئٹزرلینڈ میں رہتے ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ سوئٹزرلینڈ کے اچھے شہریوں کی طرح رہیں۔ قانون کی اطاعت کرنے والے ہوں اور وہ تمام فرائض ادا کریں جو ان کو اچھے شہریوں کی حیثیت سے ادا کرنے چاہئیں۔ ..... مثلاً میں، پاکستانی ہوں، میں اپنے عقیدے کی رو سے اس بات کا پابند ہوں کہ میں بہترین پاکستانی شہری کی طرح رہوں۔ اور وہ جو بھارت میں رہتے ہیں، وہ اچھے بھارتی شہری ہیں۔ اور جو احمدی دنیا کے دوسرے علاقوں میں رہتے ہیں وہ اپنے اپنے ملک کے اچھے شہری ہیں۔ ہم اپنے طور پر ہر ممکن امداد و تعاون کرتے ہیں۔ کسی حکومتی پارٹی اور ہماری جماعت کے درمیان کوئی تصادم نہیں ہو سکتا۔ اور اسی لئے کسی حکومت یا سیاسی پارٹی سے، کوئی مدد لینے کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہم ایک آزاد مذہبی تنظیم ہیں۔ اس بات کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا کہ ہم کبھی بھی کسی سیاسی پارٹی کے مقاصد کے حصول میں اس کے آلۂ کار بنیں۔

پاکستانی شہری کی حیثیت سے ہمیں سیلابوں سے ہونیوالی تباہی پر دکھ ہے۔ ایک پاکستانی کی حیثیت سے میں اپنے ہموطنوں سے ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور ایک انسان ہونیکے ناطے سے میں اپنے بنی نوع بھائیوں سے، جو جرمنی میں رہتے ہیں، سوئٹزرلینڈ میں رہتے ہیں یا کسی اور ملک میں رہتے ہیں، دلی محبت رکھتا ہوں۔ ان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کی مدد کریں جو پاکستان میں رہتے ہیں۔ یہ ان بھائیوں کی بات میں کر رہا ہوں جو دنیا کے دیگر علاقوں میں بستے ہیں۔ ہم ان باتوں کو سیاسی نقطۂ نظر سے کیوں دیکھیں۔ ہم یقینی طور پر ان باتوں کو انسانی نقطۂ نظر سے دیکھیں گے۔ بطور انسان آپ میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔

س:۔ آپ نے ہندوستان سے ہجرت کی اور آپ لوگوں کی جائیداد ضبط کر لی گئی؟

ج:۔ بعض لوگوں کا غلطی کرنا اس بات کو مستلزم نہیں کہ دوسرے لوگ اس کا جواب شرارت سے دیں۔ ہم ان سے آج بھی وہی محبت رکھتے ہیں جو پہلے رکھتے تھے۔ انسان کو اس سے بلند ہو کر سوچنا چاہیئے۔ تاکہ انسانیت کو آخری تباہی سے بچایا جا سکے۔

س:۔ آپ کے سوئٹزرلینڈ کے دورہ کا کیا مقصد ہے؟ یہاں آنے سے پہلے آپ کہاں کہاں گئے۔؟ اور سوئٹزرلینڈ کے بعد آپ کا کہاں جانے کا پروگرام ہے؟

ج:۔ پاکستان میں مجھے ہیپٹ سٹروک ہو گیا تھا میری طبیعت خراب تھی۔ چنانچہ میں انگلینڈ گیا اور سیدھا لیک ڈسٹرکٹ پہنچا جہاں میں ۱۵ دن رہا پھر ۳۰ جولائی کو میں لندن واپس آیا اور اپنا کام شروع کر دیا کیونکہ میری صحت بہتر ہو گئی تھی میں نے اپنی جماعت کے معاملات نبٹائے اور میں نے اپنی آنکھوں سے وہ تبدیلی مشاہدہ کی جو ۱۹۷۰ء کے بعد سے لوگوں میں آئی ہے۔ ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء کے درمیان بہت بڑی تبدیلی آئی ہے۔ اس وقت ہم نے بعض افریقی اور دیگر ممالک کے لئے پروگرام بنائے تھے۔ ہم یہ پروگرام بنا رہے ہیں کہ کسی افریقی ملک میں ہمارا ریڈیو اسٹیشن ہو۔ میرا خیال ہے کہ اسے بالکل سادہ سے انداز میں شروع کیا جائے۔ جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ ہم ارتقائی مراحل سے گذر رہے ہیں۔ ہم آہستہ آہستہ اور مستقل مزاجی سے ترقی کر رہے ہیں۔ ہمیں بعض افریقی ممالک میں ہسپتالوں کا کچھ سامان بھیجنا پڑا اور پریس کے بعض چھوٹے یونٹ بھی (یہ تمام معاملات زیر بحث آئے)

اس کے بعد میں ہالینڈ آیا اور ہیگ میں بڑے خوش مزاج احباب سے ملاقات کی۔ یہاں پر ہمارا مشن اور مسجد قائم ہے۔ یہاں سے پھر میں فرینکفرٹ چلا گیا۔ پریس سے بڑا طویل سلسلۂ سوال و جواب رہا۔ اب یہاں سے ہم وینس جائیں گے۔ وینس سے واپس ہو کر پھر ہمبرگ اور ہمبرگ سے کوپن ہیگن جائیں گے۔ وہاں سے گوٹن برگ اور گوٹن برگ سے انگلینڈ واپسی ہوگی۔ جہاں میں ۹ تاریخ کو اپنے احباب جماعت سے خطاب کروں گا اور اس کے چند دن بعد میں وطن واپس روانہ ہو جاؤں گا۔

اس قسم کی گفتگو سے بڑی باتیں پتہ چلتی ہیں۔ پریس کے ارکان کو عام لوگوں پر برتری حاصل ہوتی ہے۔ یہ بڑے صاف لوگ ہوتے ہیں اور ان کو حق حاصل ہے کہ وہ ہر قسم کا سوال کریں۔ اور میں بھی اس طریق کو بہت پسند کرتا ہوں۔

مطالبات تحریک جدید

فرمودہ

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ)

(۱)۔ سادہ زندگی بسر کریں (۲)۔ امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔ (۳) دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔ (۴) تبلیغ ممالک بیرون میں حصہ لیں۔ (۵) سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصہ لیں۔ (۶) تبلیغی سروے میں حصہ لیں۔ (۷) وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں۔ (۸) نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ (۹) رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ (۱۰) صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔ (۱۱) کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔ (۱۲) پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ (۱۳) طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔ (۱۴) صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔ (۱۵) بیکار دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔ (۱۶) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ (۱۷) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کرلیں۔ (۱۸) مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔ (۱۹) مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ (۲۰) تمدن اسلامی کا قیام کریں۔ (۲۱) قومی دیانت کا قیام کریں۔ (۲۲) عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ (۲۳) راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ (۲۴) احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔ (۲۵) اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں (۲۶) وقف جائداد و آمد میں حصہ لیں۔ (۲۷) "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم کریں گے (کتاب مطالبات تحریک جدید)

امید ہے جملہ احباب جماعت حضور کے ان مطالبات تحریک جدید کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

یوم مسیح موعود

۲۲ مارچ

تمام جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے سیکرٹریان اصلاح وارشاد اور عہدیداران و مربیان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہاں حسب حالات ۲۳ مارچ کو یوم مسیح موعود کے جلسے کریں اور اس دن کی شان کے مطابق وہ دن منائیں اور اپنے جلسوں کی مرکز کو رپورٹ ارسال کریں۔ جزاکم اللہ

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درویش صفت معلم و مربی حضرت مولوی محمد دین صاحب

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ڈی ڈی۔ سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

دنیا میں بہت سے انسان لمبی عمر پاتے ہیں۔ لیکن وہ زندگی میں کوئی قابلِ ذکر کام نہیں کر پاتے اس لیے ان کے بعد ان کا نام زندہ نہیں رہتا۔ لیکن حضرت مولوی محمد دین صاحب جنہوں نے ایک سو سال سے زائد عمر پائی۔ ان لوگوں میں سے تھے "جو نافع للناس" ہونے کی وجہ سے اپنے فیض سے دوسروں کو مستفیض فرماتے رہے۔ ان کی مساعی جودہ جماعت کے نونہالوں کی تعلیم و تربیت اور ترویج علم کے سلسلہ میں کرتے رہے مقبول ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآنی ارشاد کے مطابق ان کی عمر میں برکت ڈالی۔ جماعت کا ایک بڑا طبقہ ان کے احسانوں کے نیچے دبا ہوا ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب اپنے کردار اور اسوہ کی وجہ سے ہم سب کے ممدوح اور محب ہیں۔

میں حضرت مولوی صاحب سے پہلی مرتبہ ۱۹۲۷ء میں سری نگر کشمیر میں جہاں وہ موسم گرما میں (خاکسار کی طرح) سیر کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ متعارف ہوا۔ اور ان کے علم و فضل سے متاثر ہوا۔ اس کے بعد وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں ۱۹۲۹ء میں تشریف لائے اور مجھے قادیان (حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی جگہ جو افریقہ جا چکے تھے) سکول میں بطور ٹیچر۔ ٹریننگ سے فارغ ہوتے ہی آجانے کی خواہش کی۔ جس کی تعمیل میں میں بعض موانع دور ہو جانے پر ۱۵ دسمبر ۱۹۲۹ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں حاضر ہو گیا۔ اس دن کے بعد مجھے سالہا سال تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں انہیں بطور ہیڈ ماسٹر اور ۱۹۴۰ء کے بعد ایک بزرگ دوست اور باپ کی حیثیت سے دیکھا۔ ربوہ میں ان کے ناظر تعلیم اور آخر میں صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کے روپ میں دیکھنے کا موقع ملا۔ حضرت مولوی صاحب سے مجھے خاص محبت تھی اور عقیدت تھی۔ اور باپ بیٹوں کے سے تعلقات تھے۔

حضرت مولوی صاحب نے فریضہ زندگی سے کچھ عرصہ پہلے یہ معلوم کر کے کہ میں امریکہ سے واپس آچکا ہوں۔ اپنی صاحبزادی آمنہ بیگم صاحبہ سے کہا کہ "میرا ان پر حق ہے۔ میں خود ان کو لے کر آیا ہوا ہوں"۔ یہ حقیقت ہے کہ میں حضرت مولوی صاحب کا حق ادا نہیں کر سکا۔ لیکن انہوں نے مجھ سے ہمیشہ حسن و احسان کا سلوک کیا۔ میں ان کی نوازشات کا شمار نہیں کر سکتا۔ لیکن میں اس مضمون کو اپنے ذاتی اور مخصوص تعلقات تک محدود کرنا نہیں چاہتا بلکہ آپ کے ان اوصاف کا ذکر کروں گا۔ جو ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

درویش صفت معلم

انگریزی زبان کا ایک مقولہ ہے۔

SIMPLE LIVING AND HIGH THINKING

حضرت مولوی صاحب تمام عمر اس پر عامل رہے لباس نہایت سادہ رہا اپنی ذات پر بے ضرورت خرچ کرنے سے گریز کرتے رہے اور انتہائی کفایت شعاری کو اپنا معمول بنائے رکھا اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ابتدا میں تنگی اور بے بضاعتی دیکھ چکے تھے۔ دس پانچ پر ملازم ہوئے۔ اور سلسلہ سے وابستہ رہنے کے اس وسیلہ کو فضلِ الٰہی گردانا۔ پیسے کی قدر تھی اور اس کا صحیح و جائز مصرف کرتے تھے۔ باوجود بعد میں فراخی آجانے کے۔ ان کی عادات سادہ اور بے تکلف ہی رہیں اور نسبتاً خوشحالی ہو جانے پر بھی اس درویش صفت انسان نے تکلف اور تصنع کو پاس نہ پھٹکنے دیا۔ زندگی برائے زیستن" کے اصل پر قائم رہے کھانے پینے اور پہننے پہنانے کے لیے زندہ رہے اور محض زندہ رہنے کے لیے جن چیزوں کی ضرورت تھی۔ انہی کو استعمال کیا۔ لیکن باوجود اس کے کہ اپنی ذات پر بہت کم خرچ کرتے تھے۔ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے غریبوں کا حصہ برابر نکالتے رہے نادار اور بے کس وجودوں کا سہارا بنے رہے عزت و وقار۔ دوسروں کی نگاہ میں عزت کا مقام ذاتی خواہش اور تگ و دو۔ تصنع اور تکلف سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اعلیٰ کردار۔ اور دوسروں سے ہمدردی اور خیر خواہی کرنے سے ملتا ہے حضرت مولوی صاحب کے اخلاق اور کردار کی مضبوطی کی ایک دنیا گواہ ہے۔ وہ جماعت کے ایک بہت بڑے طبقہ کے ممدوح تھے۔ جس کسی کو وہ جانتے تھے (اور ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا) اور اس میں کوئی ایسا نقص پایا۔ جو توجہ دلانے سے دور ہو سکتا۔ بالخصوص تعلیم و تعلم کے ضمن میں حضرت مولوی صاحب اس کی نشاندہی فرما دیتے۔ اور یہ تنقیدی اقدام تعلیم و تربیت کے اعتبار سے نہایت مفید ہوتا۔ جماعت کے سینکڑوں نوجوان ادھیڑ عمر بلکہ اب بوڑھے بھی۔ حضرت مولوی صاحب کے فیضِ رسانی کے اس جذبہ کی قدر کرتے ہیں۔ ہم میں سے بہتوں کی کئی غلطیاں الفاظ اور مبلغ علم کی حضرت مولوی صاحب کے توجہ دلانے سے ہی دور ہوئیں۔ حضرت مولوی صاحب میں یہ صفت نمایاں تھی کہ جونہی لفظ کا غلط استعمال یا علمی غلطی۔ ان کے نوٹس میں آتی علم کا یہ بلند مینار اپنے علم سے متعلقہ شخص کو بہرہ ور کرنے میں کوتاہی نہ کرتا۔ مبلغین اور نوجوان کارکنوں کو صحیح معنوں میں عالم بناتے میں اس عالم بے بدل کا خاص حصہ ہے ان کی ہر وقت یہ خواہش ہوتی کہ جماعت کے نمائندے علم میں بے مثل اور مکمل ہوں۔ اخلاقی جرأت کے مالک تھے۔ نڈر اور صاف گو "لومۃ لائم" سے بے خوف ہو کر حق کو حق اور باطل کو باطل کہتے۔

بحیثیت استاد

حضرت مولوی صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں (چند سال معلم رہنے کے بعد) مولوی صدر الدین صاحب مرحوم کے بعد (جب وہ قادیان سے آئے تو اختلاف پیدا ہونے پر ۱۹۱۴ء میں لاہور چلے گئے تھے۔ ہیڈ ماسٹر مقرر کر دیا گیا۔ مولوی صدر الدین صاحب کو بحیثیت ہیڈ ماسٹر ایک خاص مقام حاصل تھا۔ اور وہ ایک ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ قادیان سے جانے والے۔ اب یہ کہہ رہے تھے کہ سکول کا شہرہ مولوی صدر الدین صاحب کی وجہ سے ہی تھا۔ ان کے جانے سے سکول کی شہرت اور نیک نامی ختم ہو جائے گی۔ لیکن ؎

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد۔

حضرت مولوی محمد دین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مولوی صدر الدین صاحب کا نعم البدل بنا دیا اور چونکہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس کے لیے ترقی پر ترقی مقدر ہے اور تھی۔ انہوں نے سکول کو اس زلزلہ کے اثرات سے نہ صرف بچا لیا۔ بلکہ اس وقت کے ہوشیار نوجوانوں اور اساتذہ کی اس طرح تربیت کی اور ان کی تعلیم میں اس قدر انہماک اور قابلیت سے مساعی رہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نہ صرف جماعت احمدیہ میں بلکہ غیروں کی نگاہ میں بھی مقبول اور مفید تر بن گیا۔ سکول کو مستقل بنیادوں پر کھڑا کرنے والے حضرت مولوی محمد دین صاحب ہی تھے۔ ان کے تمام کارناموں میں سے ان کا یہ ایک کارنامہ ہی سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے کہ انہوں نے جماعت کے نونہالوں کو صحیح لائنز پر ڈال کر انہیں جماعت احمدیہ کا مفید اور کارآمد وجود بنا لیا۔ ان کی یہ خدمت رہتی دنیا تک جماعت احمدیہ میں یاد رہے گی۔ اس زمانہ کے طلبا ہی تھے۔ جو حضرت مولوی صاحب کی تربیت اور اثر سے بعد میں جماعت احمدیہ کے علمی ستون بنے۔ حضرت مولوی صاحب نے تعلیمیافتہ اور روشن خیال مخلصین کی ایک جماعت جماعت کی خدمت کے لیے پیدا کی۔ وہ سب حضرت مولوی صاحب کو انتہائی عزت و احترام سے یاد کرتے ہیں۔ ان کی یادداشت بلا کی تھی اور حافظہ غضب کا تھا۔ حضرت مولوی صاحب کے علم و وقار۔ سادگی اور صاف گوئی نے ان کے طلباء کو ان کے لیے انتہائی ادب و احترام کا مورد بنائے رکھا اور ان کے دل میں حقیقی محبت و عزت پیدا کی۔

اس قدر عزت کا مقام کسی کسی کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ میرا اپنی زندگی میں متعدد ہیڈ ماسٹرز سے واسطہ پڑا ہے۔ ہر شخص کا طریق کار الگ ہوتا ہے۔ اور خوش قسمتی سے ہمارے سکول میں کام کرنے والے سبھی استاد ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے۔ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کا خاص مقام ہے لیکن انہیں بھی حضرت مولوی صاحب کا شاگرد ہونے پر فخر تھا۔ جو کوئی بھی حضرت مولوی صاحب کے بعد آیا۔ اس نے آپ ہی کے اسوہ کو اپنانے کی کوشش کی۔ حضرت مولوی صاحب حقیقتاً قابل ترین اور قابلِ تقلید وجود تھے۔ ربوہ سے کوسوں دور اتفاق کے اعلیٰ مدارج پر فائز تھے۔

طالب علم عہد سے لحد تک

باوجود ہر لحاظ سے مکمل اور اعلیٰ مقام پر (علمی اعتبار سے) فائز ہونے کے حضرت مولوی صاحب میں ایک خاص قابلِ تقلید بلکہ منفرد صفت یہ تھی کہ انہوں نے کبھی بھی یہ نہ سمجھا کہ اب ان کا علم مکمل ہو چکا ہے۔ اور انہیں مزید مطالعہ کی ضرورت نہیں رہی انگریزی زبان کے بہت بڑے عالم تھے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تفسیر صغیر کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کا ارشاد فرمایا تو آپ نے حضور سے اپنے ساتھ دو اور انگریز دانوں کو لگائے جانے کی درخواست کی۔ یہ دو بزرگ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور حضرت مولوی محمد دین صاحب تھے۔ درست ہے ع جائے استاد خالی است۔

حضرت مولوی صاحب نہایت عمدہ یا محاورہ اور ستھری انگریزی لکھتے تھے۔ عرصہ تک ریویو آف ریلیجنز اور سن رائز کے ایڈیٹر بھی ہے۔ حضور کی جو کتب یا مضامین اس زمانہ میں انگریزی میں شائع ہوئیں۔ ان کے ترجمہ کے بورڈ میں شامل ہوئے۔

انگریزی میں ایک اتھارٹی سمجھے جاتے تھے لیکن حضرت مولوی صاحب نے ڈکشنری کا استعمال کبھی بھی ترک نہ کیا۔ جب کبھی کسی لفظ کے معانی یا تلفظ کے بارہ میں شک پیدا ہوتا فوراً ڈکشنری دیکھتے اور دوسروں کو بھی ڈکشنری کے استعمال کرنے کی تاکید کرتے۔ صحیح تلفظ اور صحیح استعمال پر ہمیشہ زور دیتے۔ انگریزی کے علاوہ اردو کے الفاظ کے معاملہ میں بھی یہی طریق تھا۔ ان کا دربار علمی تھا۔ اور ان کا فیضِ عام انہوں نے جماعت کو جیسا پایا۔ علمی اور تعلیمی لحاظ سے اپنی کاوش اور خدمت کے جذبہ سے اسے آگے بڑھا دیا۔ معلم الاخلاق۔ احمدیت کے عملی نمونہ تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ سے صحبت یافتہ سلسلہ کی اقدار کے محافظ اور پاسبان ان کی عزت و توقیر ان کی خدمت اور انکساری کا ثمرہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ان کے درجات بلند کرے آمین۔

ولادت

مکرم برادرم محمود احمد صاحب آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۸۳ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نواسہ اور مکرم میاں غلام محمد صاحب مرحوم آف عبدی پور ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

(عبدالحمید خاں۔ مربی انچارج ضلع شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت! وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں:

ناظم مال
وقف جدید ربوہ

الداعی الی اللہ کا بہترین حربہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں
"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجیب باتیں دکھلائیں کہ جو اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں"

(برکات الدعا صفحہ ۱۱)
(قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کا مالی سال اکتوبر ۱۹۸۲ء سے شروع ہو چکا ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ شوریٰ لجنہ اماء اللہ ۱۹۸۲ء کے فیصلہ کے مطابق ہر کمانے اور جائداد رکھنے والی خاتون کو بہ شرح کے مطابق اپنا چندہ مجری لجنہ ادا کرنا ہوگا۔ براہِ کرم اس کے مطابق بجٹ بنوا کر جلد از جلد چندہ بھجوانے کی کوشش کریں۔ نیز چندہ مجری ناصرات کی وصولی کی طرف بھی توجہ فرمائیں تاکہ ہم اپنا بجٹ تشکیل کر سکیں۔ یہ قانون اکتوبر ۱۹۸۲ء سے جاری ہو چکا ہے۔

(جزاکن اللہ احسن الجزاء۔
(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی منعقد ہوگی۔ جملہ قائدین ابھی سے تیاری شروع کریں اور ہر مجلس سے نمائندہ تیار کریں۔ کلاس کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لیے دعا بھی جاری رکھیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اصلاح وارشاد کا پروگرام

۱۳ فروری کو خاکسار گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد گیا۔ میرے ساتھ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مینیجر ماہنامہ انصار اللہ بھی تھے رستہ میں مسجد فضل فیصل آباد شہر میں ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ فیصل آباد شہر کے ساتھ نصف گھنٹہ تک اصلاح وارشاد کے پروگرام سے متعلق گفتگو کی۔ نماز مغرب وعشاء کے درمیانی وقفہ میں ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ گھسیٹ پورہ سے صلاح ومشورہ کیا گیا۔ نماز عشاء کے بعد مسجد احمدیہ گھسیٹ پورہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مینیجر رسالہ انصار اللہ نے نماز باجماعت کی اہمیت اور رسالہ انصار اللہ کی افادیت پر تقریر کی مکرم ناظم صاحب انصار اللہ ضلع نے بجٹ اور دوسرے بعض انتظامی امور سے متعلق خطاب فرمایا۔ آخر میں خاکسار محمد اسماعیل منیر قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے نماز میں حاضری ۔۔ اور موجودہ دور میں تبلیغ کی اہمیت پر تقریر کی بعد میں ایک گھنٹہ تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورۂ یورپ اور مسجد بشارت سپین کے افتتاح کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا۔

اس اجلاس میں ۵۳ انصار، ۴۰ خدام ۸۵ اطفال اور ۳۵ مستورات شامل ہوئیں۔ ان کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ مجری ناصرات

شعبہ ناصرات مرکزیہ کی طرف سے ناصرات کی ناو ہند مجالس کو چٹھیاں بھی بھیجی گئی ہیں لیکن مزید توجہ کے لئے یہ ضروری اعلان ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کے چندہ مجری میں دوسری سہ ماہی کے شروع تک ۱۰۰۰/- روپے کی کمی ہے جو بہت افسوسناک اور گزشتہ روایات کے خلاف ہے سیکرٹریان ناصرات اس میں تساہل نہ کریں۔ براہ مہربانی ناصرات کی جن مجالس نے اب تک یہ چندہ نہیں دیا یا کم دیا ہے۔ وہ اپنی تمام تر توجہ اس پر صرف کریں اور جلد از جلد چندہ مجری دفتر لجنہ مرکزیہ کو ارسال کریں

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۰ء کے افتتاحی خطاب میں میں وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے اخلاص بھی دیا ہے لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں پالش نہیں ہوئی۔ انہیں پالش کریں۔ ان کو بچے دیں جامعہ کے لئے لیکن ذہین بچے۔ ایک وقت میں جس شخص کا بچہ بالکل نردماغ ہوتا تھا اور میٹرک میں دو نمبر لے کر وہ پاس ہو جاتا تھا وہ خدا تعالیٰ پر احسان جتانے کے لئے اسے جامعہ میں داخل کر دیتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی چھوڑ کے چلے گئے۔ بڑی بدمزگیاں ہو گئیں۔ اب میں نے قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہئیں فرسٹ ڈویژن لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک قبول کر لیں گے۔ تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے....."

جو احباب جماعت حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ذہین بچے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل کروانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ اور پھر میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے بچے کے نتیجۂ امتحان کی اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں دورہ

خاکسار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں پشاور۔ نوشہرہ۔ مردان۔ کیمبلپور۔ واہ کینٹ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ گوجرخان۔ کھاریاں۔ جہلم۔ گجرات۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ کا ایک دورہ کر رہا ہے تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تکمیل میں الفضل کی اشاعت کو جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء تک دس ہزار تک پہنچایا جائے یہ مہم احباب کے تعاون کے بغیر سر نہیں کی جا سکتی۔

خاکسار امید کرتا ہے کہ احباب جماعت کے تعاون اور مدد سے یہ مہم بآسانی سر کی جا سکتی ہے۔ کوئی کٹھن اور مشکل کام نہیں۔ صرف احباب کی توجہ کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ آپ کیساتھ ہو۔

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس دورے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ جو دوست اخبار نہیں خریدتے وہ خود خریدار بن کر اس کی تعداد بڑھانے میں مدد دیں اور مخیر احباب دوست احباب کے نام پر بھی جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔

(خاکسار عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

ایک اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں اور پھر ہمیشہ کے لئے سکول کی عمر کا کوئی بچہ ایسا نہ ہونا چاہیئے جو میٹرک سے قبل سکول چھوڑ دے ہر احمدی لڑکا کم از کم میٹرک ضرور کرے اور ہر احمدی لڑکی بہر حال کم از کم مڈل کرے۔ اس بات کا انتظام کیا جائے کہ ہر احمدی لڑکی کے لئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔"

"رپورٹ دورۂ یورپ ۱۹۸۰ء"

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد بنی نوع انسان کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا ہے

۔۔ وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی والدین امتحان کا نتیجہ نکلنے پر اپنے بچوں کے نتائج نظارت تعلیم کو بھجوائیں (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

دعائے مغفرت

• ہمارے علاقہ رحمٰن پورہ اور اچھرہ کے صدر جماعت احمدیہ شیخ محمد اکرام صاحب سابق اکونٹینٹ (ریٹائرڈ) مورخہ ۹/۳/۸۳ کو دوپہر کے چار بجے جنرل ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آج مورخہ ۱۰/۳/۸۳ کو نماز جنازہ بعد نماز ظہر تین بجے جی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھائی گئی اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں دفن ہوئے۔

آپ انتہائی نیک سیرت عبادت گذار بہت مخلص ہمدرد اور احمدیت کے شیدائی خلافت کے اطاعت گذار تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پسماندگان کو صبر کی توفیق و طاقت دے اور مرحوم کو اپنی برکتوں اور فضلوں سے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور انکی بخشش و مغفرت فرما دے۔ آمین۔ ثم آمین۔

(مبارک احمد آڈیٹر ۱۔۷۔م رحمٰن پورہ کالونی ربوہ)

• ہمارے بڑے بھائی عبدالحکیم صاحب فاروقی ابن عبدالحمید صاحب فاروقی مرحوم ویونگ منیجر ٹیکسٹائل ملز شہدادکوٹ (سندھ) یکم مارچ کو بعد دوپہر بعمر ۳۲ سال وفات پا گئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

مرحوم ہمارے کنبہ کے واحد کفیل تھے ملز کے کسی کام کو ہو آئے تو یہاں دل میں شدید درد پیدا ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحوم نے بیوہ ماں، یتیم بھائیوں سوگوار بیوہ کے علاوہ تین کم سن بچے چھوڑے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند درجات عطا کرے اپنے فضلوں سے نوازے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہمارا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

(عبدالعلیم فاروقی پی این ٹی کالونی۔ ملتان روڈ لاہور ۲۵)

اعلانِ دارالقضاء

• مکرم پیر سلطان احمد صاحب ۱۶/۱ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی بدل الرحمٰن صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر ۱۰/۷ واقعہ محلہ دارالرحمت ربوہ رقبہ ۷ مرلہ مشترکہ طور پر پیر سلطان احمد، صفیہ بیگم صاحبہ مرحومہ، پیر عبدالرحیم صاحب، پیر ہارون الرشید صاحب امۃ الحلیم صاحبہ کے نام ہے۔

مرحومہ کے درج ذیل وارثان ہیں۔

۱۔ محبوبہ منیر صاحبہ ۲۔ محفوظ رحمان صاحب ۳۔ محمد ستار صاحب ۴۔ محترمہ نقی الدین بیگم صاحبہ

استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ میں سے مرحومہ کا حصہ زمین مرحوم کی چاروں دختران کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

• مکرم ملک منور احمد صاحب ۲۸۲۔ سی بیت الحفیظ سیکٹر ۱۱/۳۵ کورنگی کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی محمد سعد صاحب معلم اصلاح وارشاد وفات پا گئے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۲۳-۱۵۷/۱۵۸ صدر انجمن احمدیہ اس وقت مبلغ ۶۵۴/۰۵ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ میرے پانچ بھائی دو بہنیں اور والدہ مرحوم کے وارث ہیں۔ جن کی کفالت میرے ذمہ ہے انہیں کوئی اعتراض نہیں کہ رقم ۶۵۴/۰۵ روپے مجھے ادا کر دی جائے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ـــــ ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم چوہدری ہادی علی صاحب مبلغ انگلستان کو فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کی طرف سے ان کے ایک مقالہ پر اڑھائی ہزار روپیہ انعام ملا ہے نیز اللہ تعالیٰ نے انہیں پہلی بچی سے نوازا ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "نصبۃ الحی" تجویز فرمایا ہے۔ مکرم چوہدری ہادی علی صاحب کے والد محترم چوہدری فرزند علی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ نے اس خوشی پر اپنے بیٹے کی طرف سے ۱۲۵/- روپیہ اور اپنی طرف سے ۳۵/- روپیہ اعانت الفضل میں ادا کئے ہیں تا کسی مستحق کے نام پر سال بھر کے لئے الفضل اور ایک خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری ہادی علی صاحب کو مزید دینی خدمات بجالانے کی توفیق بخشے دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور نومولودہ کو نیک لمبی عمر والی خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

انصار اللہ کا پہلا سہ ماہی امتحان ۶۲ ہش ۸۳ء

تمام مجالس انصار اللہ آگاہ رہیں کہ سالِ رواں کا پہلا سہ ماہی امتحان ۲۳ امان/مارچ کو منعقد ہو گا۔ نصاب امتحان درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۳ نصف آخر
۲۔ کشتی نوح از صفحہ ۱ تا ۵۰۔
۳۔ کتاب بنیادی معلومات از صفحہ ۱ تا ۶۲

زعماء و زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ انصار کو باقاعدہ نصاب کے مطابق تیاری کرائیں اور کوئی ایک مجلس بھی مرکزی امتحانوں میں نمائندگی سے محروم نہ رہے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

• میرے والد ماجد ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

(نثار احمد ناصر اٹھوال)

• خاکسار کی تینوں بچیاں آجکل بیمار ہیں ان کی جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے

(نذر محمد خاں نواب شاہ)

• احباب میری صحت عمر محکمانہ ترقی تمام کاموں کے استوار ہونے اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔ (شیخ جمیل احمد رشید گلبرگ لاہور)

• مکرم محمد حنیف صاحب منیجر (ریٹائرڈ) دارالنصر غربی یکصد روپے تعمیر مساجد کی مد میں ادا کرتے ہوئے اپنی مرحومہ صاحبزادی ریاض صالحہ کی مغفرت اور اس کے درجات میں بلندی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

• بی ایس سی کے امتحان کے نتائج کا اعلان ہونے والا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب احمدی طلباء کو نمایاں کامیابی عطا کرے۔

• مکرم جمیل احمد صاحب رشید لاہور کے تمام بچوں نے مختلف امتحانات دیئے ہوئے ہیں مکرم ناصر احمد صاحب ظفر ریلوے کالونی خانیوال کی بچی نے مڈل کا امتحان دیا ہے احباب ان کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

• خاکسار ان دنوں نزلہ زکام کے باعث علیل ہے اور بعض شدید نوعیت کی پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے نیز میرا چھوٹا بیٹا عزیز مبشر احمد بعمر ۹ ماہ بھی شدید علیل رہتا ہے۔ احباب سے اپنی اور بچے کی صحت کاملہ نیز پریشانیوں سے نجات کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمود انور کارکن دفتر پی۔ ایس ربوہ)

ناظمین اضلاع انصار اللہ متوجہ ہوں

ناظمین اضلاع انصار اللہ سے گزارش ہے کہ مشاورت سے قبل اپنے اپنے ضلع کے بجٹ جو ابھی تک ارسال نہیں کئے جلد تشخیص کروا کر ارسال فرما دیں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین توجہ فرمائیں

۱۸ مارچ تا ۲۵ مارچ ۱۹۸۳ء تک ہفتہ تربیت منانے کے لئے تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو پروگرام بھجوایا جا چکا ہے۔ براہ کرم پوری ذمہ داری سے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ اور رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔ شکریہ۔ (مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

الفضل کی اشاعت بڑھانے کا نسخہ

جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے جملہ عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے اور مقدس امام کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے کہ الفضل کی اشاعت دس ہزار ہونی چاہیئے۔ کمر ہمت باندھ لیں اور اپنی اپنی جگہ الفضل کی اشاعت کو دوگنا کر دیں۔ اس طرح سے ہم الفضل کی اشاعت کو آئندہ جلسہ سالانہ تک ہی نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے دس ہزار تک پہنچا دیں گے۔ انشاء اللہ۔

اُٹھئے اور ہمت کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (مینیجر الفضل۔ ربوہ)

• چندہ عام • حصہ آمد • چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ٭ ناظر بیت المال آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک احمدیت کا عالمگیر نفوذ

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت)

انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں اللہ جلشانہ کی طرف سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی گئی۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الحکم ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۲)

حضور نے اس بشارتِ آسمانی کی تفصیل پر بذریعہ وحی حسب ذیل الفاظ میں روشنی ڈالی:۔

"اُوْحِیَ اِلَیَّ رَبِّیْ وَوَعَدَنِیْ اَنَّہٗ سَیَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا وَتَتَمَوَّجُ بِحُوْرُ الْحَقِّ حَتّٰی یُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِھَا۔"

(لجۃ النور صفحہ ۶۷ مطبوعہ ۱۹۰۰ء)

ترجمہ:۔ میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا۔ یہاں تک کہ میری تحریک مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گی اور راستی کے دریا اس درجہ موجزن ہوں گے کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیں گے۔

یہ پیشگوئی اس زمانہ میں کی گئی جبکہ جماعت احمدیہ کی تعداد نہایت محدود اور مختصر تھی یہی وجہ ہے کہ حضور کے ایک ہم عصر غیر احمدی عالم قاضی فضل احمد صاحب حنفی نقشبندی، مجددی، حسنی (متوطن قصبہ شاہ پور ڈھاٹھوٹ ضلع گورداسپور) نے انہی دنوں اپنی کتاب "کلمۂ فضل رحمانی" میں لکھا کہ مرزا صاحب کے مریدوں کی تعداد تین سو تیرہ سے زیادہ نہیں۔ (صفحہ ۲۴) نیز ازراہ تمسخر آپ کے دعویٰ کے غلط ہونے پر یہ دلیل پیش کی کہ آپ کے خلاف "لوگوں کے دلوں میں نہایت شدت کے ساتھ بدرجہ غایت دشمنی اور عداوت پڑ گئی .... جس سے آپ کا دعویٰ نبوت اور رسالت کذب ثابت ہو رہا ہے۔" (صفحہ ۲۳)

ان سراسر ناموافق اور مخالف حالات کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ ہر چڑھنے والا دن احمدیت کی ترقی کا پیغام لے کر آیا۔ اور خدا کے فضل سے تین سو تیرہ نفوس کا قافلہ اب کروڑ سے متجاوز ہو چکا ہے اور شاہراہ علیہ اسلام پر تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہو سکتا۔ عروجِ احمدیت کا ربانی وعدہ اس شان سے پورا ہو رہا ہے کہ کوئی خدا ترس انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا اس سلسلہ میں کراچی کے با اثر اور نامور اخبار روزنامہ "امن" نے اپنی ۵ فروری ۸۳ء کے شمارہ میں حسب ذیل مکتوب سپرد اشاعت کیا ہے:۔

"مورخہ ۱۹ جنوری کے "امن" میں یہ خبر نظر سے گذری کہ مولانا نورانی نے جنوبی افریقہ میں چار سو قادیانیوں کو اسلام میں داخل کر لیا ہے۔ حیرت ہے کہ اس فرقے نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ چار سو تو صرف اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔؟ یقیناً ان کی تعداد ہزاروں میں پہنچی ہو گی۔ مساجد، لٹریچر اور دیگر تبلیغی سرگرمیاں اس کے علاوہ ہوں گی۔ اور چند ماہ قبل آپ ہی کے اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ اس فرقے نے اسپین میں ایک مسجد کی تعمیر بھی مکمل کر لی ہے اور ۴ زبانوں میں مذہبی لٹریچر بھی شائع کیا ہے اب تو روزانہ ہی اخبارات میں ایسی خبریں آ رہی ہیں جس سے یہ بات سامنے آ رہی ہے کہ زمین کے کناروں تک اس فرقے کی سرگرمیاں زوروں پر ہیں۔"

؎ صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰۔ گروس ۲۵۲/ بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کچہری روڈ ربوہ فون ۶۰۶۔۶۰۷

کیور ٹیو ویٹرنری سنٹر:۔

شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

پرتگال کے بارے میں اعلان

پرتگال میں اگر کسی دوست کے عزیز یا رشتہ دار ہوں تو ان کے پتہ سے وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ کو مطلع فرماویں۔

ایڈیشنل وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

قبولیت دعا کا فوری نتیجہ

ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ اطلاع دیتے ہیں کہ زمزی تحریک پر جماعتی طور پر خصوصی دعاؤں کا پروگرام تشکیل دیا۔ ۲۴ فروری کو جماعت کے احباب نے روزہ رکھا۔ ابھی دو روز مسجد میں باجماعت تہجد ادا کی تھی۔ کہ اللہ نے اپنے کمزور بندوں کی گریہ و زاری کو قبول فرمایا۔ سورج طلوع ہونے کے ساتھ ہی مجھے فون ہوا کہ رات مجھے بڑے زور سے تحریک ہوئی ہے کہ میں کیتھولک مذہب کو خیرباد کہہ کر اسلام قبول کر لوں۔ اگرچہ مجھے اسلام میں پہلے سے دلچسپی تھی۔ تاہم یہ مرحلہ اسی وقت طے ہوا ہے۔ عبدالحکیم صاحب نے کہا آپ مسجد میں تشریف لاویں یہاں بیعت فارم پُر کر لیا جائے گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں ایک منٹ بھی دیر نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے کیتھولک مذہب کو چھوڑ دیا ہے۔ اب فوراً اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں اور ایک منٹ بھی مذہب کے بغیر نہیں رہنا چاہتا۔ اس لئے مجھے فون پر کلمہ شہادت پڑھا دیں۔ چنانچہ فون پر ہی انہیں کلمہ شہادت پڑھایا گیا۔ اور ان کا اسلامی نام "مبارک احمد" رکھا۔ انہوں نے کہا بیعت فارم مجھے بذریعہ ڈاک بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ بیعت فارم اور چند پمفلٹ بھجوائے گئے۔ ۱۰ مارچ کو وہ ایک سو کیلومیٹر فاصلہ طے کر کے مسجد مبارک ہالینڈ پہنچے اور بیعت فارم پُر کر دیا۔ فالحمد للہ علی ذالک کہ ایک پاک فطرت اسلام کی آغوش میں پہنچ گئی۔

یہ صاحب یہاں کیتھولک مذہب کے استاد تھے۔ واپسی پر وہ قرآن مجید، اسلام کیا ہے۔ کتاب نماز اور پیغام امن خرید کر لے گئے۔

احباب دعا فرماویں وہ آسمانی ساربان اسلام کی طرف جگ کی مہار موڑ دے۔

وذالک تقدیر العزیز العلیم

صدر انجمن احمدیہ میں گریجوایٹ کارکنان کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اول کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔ کارکنان درجہ اول کے لیے B.A تمام مضامین پاس ہونا چاہیئے۔ درجہ اول کا گریڈ ۴۵۰-۱۹-۵۴۵-۲۴-۸۳۳ ہے۔ اس کی ابتدائی تنخواہ ۴۵۰/- روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ امداد موسم سرما و امداد گندم اور طبی سہولت دی جائے گی۔

ایسی درخواستیں مکمل کوائف (میٹرک کی سند کی فوٹو سٹیٹ بی۔اے کی فوٹو سٹیٹ سند۔ اس کے علاوہ صدر جماعت کی تصدیق) کے ساتھ ناظر دیوان صدر کمیشن کو مورخہ ۸ اپریل ۱۹۸۳ء تک موصول ہو جانی چاہئیں۔ (ناظر دیوان صدر کمیشن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

علمی تحقیق

کیا آپ نے حضرت سلطان القلم کی علمی فوج میں شامل ہو کر اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے علمی طبقہ کو پکارا ہے کہ وہ آگے آئیں اور حضرت سلطان القلم کے علمی جہاد میں اپنی سی کوشش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اسلام کو بہت سے ایسے مجاہدین کی ضرورت ہے جو اس پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ کریں۔ مخالفین کے اعتراضات کو اکٹھا کریں اور وکالت تصنیف میں قائم کئے گئے سیل کو یہ اعتراضات ارسال کریں۔ حسب ضرورت ان اعتراضات کے جوابات لکھوا کر شائع کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

(نسیم سیفی وکیل التصنیف تحریک جدید۔ ربوہ)

ہفتۂ اطفال

پیارے بچو! کیا آپ کو علم ہے کہ ۲ اپریل تا ۸ اپریل ہفتۂ اطفال منایا جا رہا ہے جس میں آپ کے لئے بہت سے دلچسپ پروگرام ہوں گے۔ امید ہے کہ آپ انہیں کامیاب بنانے کے لئے اپنے ناظم صاحب اطفال سے پورا پورا تعاون کریں گے۔ (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)